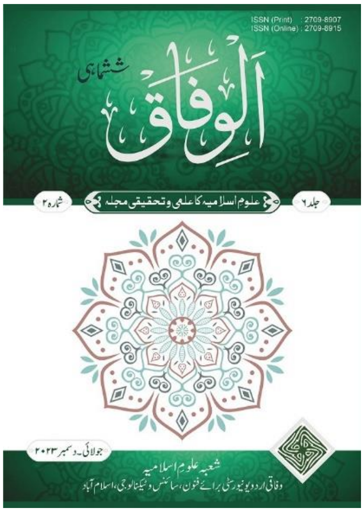

Al-Wifaq Research Journal of Islamic Studies
Volume 6, Issue 2 (June - December 2023)
eISSN: 2709-8915, pISSN: 2709-8907
Journal DOI: https://doi.org/10.55603/alwifaq
Issue Doi: https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2
Home Page: https://alwifaqjournal.com/
Journal QR Code:

Article

فن حدیث میں متصوفین کی مساعی جلیلہ

The Efforts of Sufis in the Science of Hadith

Authors
[1] Syed Sadaqat Ali Shah Bukhari
[1] Dr Yasir Arfat

Affiliations
[1] Government College University, Faisalabad.

Published
31 December 2023

Article DOI
https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u1

QR Code

Citation
Sadaqat Ali Shah and Yasir Arfat, Muhammad Naveed, and Noor ul Hassan Hashmi, "فن حدیث میں متصوفین کی مساعی جلیلہ The Efforts of Sufis in the Science of Hadith" *Al-Wifaq*, no. 6.2 (December 2023): 1–15, https://doi.org/10.55603/alwifaq.v6i2.u1.

Copyright Information:
The Efforts of Sufis in the Science of Hadith © 2023 by Syed Sadaqat Ali Shah Bukhari, and Dr Yasir Arfat is licensed under CC BY 4.0

Publisher Information:
Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science & Technology, Islamabad, Pakistan.

Indexing
Islamic Research Index
ASIAN Research Index
HJRS HEC Journal Recognition System
Crossref
INTERNATIONAL Scientific Indexing
Academic Resource Index ResearchBib

فن حدیث میں متصوفین کی مساعی جلیلہ

The Efforts of Sufis in the Science of Hadith

سید صداقت علی شاہ بخاری

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

ڈاکٹر یاسر عرفات

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد

ABSTRACT

Tasawwuf is one of the four major fields of Islam; the Quran, Hadith, and fiqh are the three others. The Holy Quran and the Science of Hadith are the material sources for the rest of the two fields. Quranic Teachings and Spirit and Hadiths of the holy Prophet Muhammad (SAW) and His Seerah laid the foundations of the science of Tasawwuf. Sufi Scholars of different ages contributed a lot to the field of Tafsir and other areas of Quranic sciences, as well as they also contributed to the field of Hadith and its sciences. Their scholarship not only integrated a profound understanding of the inner meanings and ethical implications of Hadith but also involved the meticulous transmission of prophetic traditions. One can find Sufi scholars in chains of Hadiths, Sufis contributions to the field of Ilm ul Riwayyat and Ilm ul Dirayyat and many Sufi scholars' compiled Hadith collections. In Islamic intellectual history, we find many Sufi scholarly figures, like Al-Tirmidhi, Kalabadhi, Al-Fuḍayl ibn 'Iyāḍ, Ibn-e-Aarabi, Atiya bin Saeed Andulusi, Muhammad bin Sulumi, Abu Nuaim, Abdullah Ansari Haravi etc. This article will explore the contribution of Sufi scholarship to the science of Hadith and its development.

KEYWORDS:

Tasawwuf, Sufi, Hadith, Compilations.

تصوف کی متعدد تعریفات کی گئی ہیں اور کئی وجوہ سے اس کی تفسیر کی گئی ہے لیکن تمام تعریفات اور تفاسیر ایک ہی امر کی طرف لوٹتی ہیں اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سچے دل سے متوجہ ہونا اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ذات کی طرف توجہ اس کے احکام کی معرفت اور ان پر عمل کے بغیر ممکن نہیں اور احکام الٰہیہ کا مخزنِ اول قرآن مجید ہے اور مصدرِ ثانی سنت نبویہ، سو تصوف کی اصل کتاب و سنت ہی ہے۔ جیسا کہ حضرت جنیدِ بغدادی کا فرمان ہے:

"من لم يحفظ القرآن الكريم و لم يكتب الحديث لا يقتدي به في هذا الامر لان علمنا

هذا مقيد بالكتاب والسنة"[1]

"جو قرآن کریم حفظ نہ کرے اور نہ ہی اس نے حدیث لکھی تو وہ اس امر یعنی تصوف میں مقتدیٰ اور پیشوا نہیں بن سکتا اس لیے کہ ہمارا یہ علم کتاب و سنت کے ساتھ مقید ہے۔"

اور پھر سنت کے حوالے سے بطور خاص فرماتے ہیں:

"الطرق كلها مسدودة علي الخلق الاعلى من اقتفيَ اثر الرسول علية الصلاة والسلام"[2]

"مخلوق پر (معرفت الٰہی) کے تمام راستے بند ہیں مگر وہ شخص جس نے رسول پاک ﷺ کے آثار کی پیروی کی (اس پر بابِ معرفت کھلا ہے)"

حضرت جنیدِ بغدادی کو صوفیائے کرام کے ہاں سید الطائفہ کا لقب حاصل ہے جس سے آپ کا طبقہ صوفیاء میں مقتدیٰ اور پیشوا ہونا حقیقتِ مسلمہ کے طور پر سمجھا جا سکتا ہے۔ آپ کے مذکورہ فرمان کی روشنی میں ہر متصوف کے لیے خادمِ حدیث ہونا ضروری ہے، صوفیائے کرام نے عملی طور پر خدمتِ سنتِ نبوی کے کئی نمونے چھوڑے ہیں جن سے بابِ حدیث میں صوفیائے کرام کی کاوشوں کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس مضمون میں ایسے امور کو زیرِ تحریر لایا جائے گا جن سے یہ حقیقت مدلل اور مبرہن ہو جائے گی کہ کبار محدثین کی فہرست اور ان کی تصانیف کا تذکرہ صوفیائے کرام کے ذکر اور ان کی تالیفات کے حوالہ کے بغیر نامکمل ہے۔

متصوفین اور محدثین کا باہمی ربط و تعلق:

جہاں محدثین نے اپنی ذوات کو فنِ حدیث کی تمام جہات کو واضح کرنے کے لیے وقف کیا ہوا ہے تو وہاں صوفیائے کرام کے تمام تر معمولات جیسا کہ آداب، عبادات، اخلاقِ شریفہ اور احوالِ مرضیہ کی اصل اور بنیاد ہی رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے، سو ہر دو طبقات کا اجتماع اور باہمی تعلق ایسا امر ہے جس سے چھٹکارا نہیں۔ ذیل میں اس کی کچھ امثلہ پیش کی جاتی ہیں:

محدثین میں حضرت سفیان بن عیینہ کا نام اور مقام کسی پر مخفی نہیں ہے اور متصوفین میں حضرت فضیل بن عیاض گروہِ متصوفین کے رہنما اور سرخیل ہیں، ان دونوں شخصیات کے مابین علاقہ کی بابت علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال ابراهيم بن الاشعث: "رايت ابن عيينة يقبل الفضيل بن عياض مرتين"[3]

"ابراہیم بن اشعث نے کہا: میں نے دو بار سفیان بن عیینہ کو فضیل بن عیاض کی تقبیل کرتے ہوئے دیکھا۔"

---

[1] ابو القاسم عبد الکریم بن ہوازن القشیري، الرسالۃ القشیریہ فی علم التصوف (بیروت: المکتبۃ العصریہ، 2005)، 431.

[2] القشیري، الرسالۃ القشیریہ فی علم التصوف، 430.

[3] شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، تذکرۃ الحفاظ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2007)، 180/1.

علامہ ذہبی مزید لکھتے ہیں:

"كيف لا وهو صاحب الفضل عليه في تهذيب نفسه وتزكية روحه؟ فقد اجتمع معه ذات يوم فتذاكرا، فرق سفيان وبكى وقال: احييتني احياك الله"[4]

"اور یہ کیسے نہ ہوتا جب کہ وہ تہذیب نفس اور روح کے تزکیہ میں حضرت سفیان بن عیینہ پر فضیلت رکھتے ہیں پس یہ دونوں شخصیات ایک دن اکٹھی ہوئیں، دوران گفتگو سفیان پر رقت طاری ہوئی اور انہوں نے گریہ کرتے ہوئے کہا: تو نے مجھے یعنی میرے دل کو زندہ کیا اللہ تجھے زندہ کرے۔"

حضرت فضیل کے ساتھ محدثین کرام کے علاقہ اور رابطہ پر یہ امر بھی شاہد ہے کہ جلیل القدر ائمہ حدیث نے باقاعدہ آپ سے اکتساب کیا ہے، جن میں سے چند شخصیات کے اسماء ذیل میں ذکر کیے جاتے ہیں:

- عبداللہ بن مبارک
- محمد بن ادریس شافعی
- یحییٰ القطان
- عبدالرحمٰن بن مہدی
- ابن عيينة
- الأصمعي
- عبيد الله القواريري[5]

محدثین کے ہاں مشہور و معروف متصوفہ رابعہ عدویہ کا مقام بہت بلند و بالا ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ معروف محدث سفیان ثوری آپ کو مؤدبہ کے لقب سے یاد کرتے اور آپ کی مجلس میں حاضر بھی ہوتے۔ امام عبدالروف مناوی لکھتے ہیں:

"اخذ سفيان رضي الله عنه بعض اخوانه وقال نذهب الي المؤدبة التي لا أحد أستريح اليه إذا فارقتها فلما دخل عليها رفع سفيان يديه وقال: الله، أني اسالك السلامة فبكت فقال ما يبكيك، فقالت اما علمت ان السلامة من الدنيا ترك ما فيها فكيف وانت فيها متلطخ بها وقالت له انما انت ايام معدودة فاذا ذهب يوم ذهب بعضك ويوشك إذا ذهب البعض ان يذهب الكل وانت تعلم فاعمل[6]

---

4 شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی، سیر اعلام النبلاء (مؤسسة الرسالة، 2001)، 439/8.

5 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، 422/8.

6 محمد عبدالرؤوف بن تاج العارفین المناوی، الکواکب الدریہ فی تراجم السادة الصوفیہ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 2008)، 268/1.

"سفیان ثوری نے اپنے بعض ساتھیوں کو لیا اور کہا ہم اس مؤدبہ کی طرف چلتے ہیں جس کی مجلس سے الگ ہونے کے بعد میں کسی ایک کی مجلس میں راحت نہیں پاتا، پس جب سفیان ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے اور کہا اے اللہ میں تجھ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، پس رابعہ رو پڑی سفیان ثوری نے پوچھا کس چیز نے آپ کو رلایا انہوں نے کہا کیا آپ نہیں جانتے کہ دنیا میں سلامتی کا مطلب ہر اس چیز کو چھوڑنا ہے جو دنیا میں ہے اور تیرے لیے سلامتی کیسے ہو گی جب کہ تو اس دنیا کے ساتھ مختلط ہے اور ساتھ انہیں یہ نصیحت بھی کی کہ تیری ذات چند دنوں سے عبارت ہے پس جب کوئی دن گزرتا ہے تو تیرا بعض حصہ چلا جاتا ہے اور بعض کا چلا جانا کل کے جانے کو قریب کرتا ہے اور جب تو اس حقیقت کو جانتا ہے تو عمل کر"

ذہبی لکھتے ہیں:

"قال أبو سعيد بن الأعرابي: أما رابعة، فقد حمل الناس عنها حكمة كثيرة، وحكى عنها: سفيان، وشعبة، وغيرهما"[7]

"ابو سعید بن اعرابی نے کہا: بہر حال رابعہ، تو لوگوں نے ان سے بہت زیادہ حکمت لی ہے اور ان سے سفیان ثوری، شعبہ اور ان دونوں کے غیر نے بیان کیا ہے"

مذکورہ واقعات محدثین اور متصوفین کے درمیان رابطہ اور باہمی تعلیم و تعلم پر دلالت کرتے ہیں۔

صوفیاء کی نظر میں حدیثِ نبوی ﷺ کی اہمیت:

صوفیاء کرام کا مرکز نگاہ محبتِ رسول ﷺ ہے اور یہ امر طے شدہ ہے کہ آپ کی محبت کا دعوی آپ کی اقتدا کے بغیر پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا، آپ کی اقتدا آپ کے اقوال و افعال کی معرفت پر موقوف ہے، اسی حقیقت کے پیشِ نظر اہل تصوف کے ہاں احادیث مبارکہ کا مقام و مرتبہ نہایت بلند و بالا ہے اور ہدایت کو سنتِ نبوی کے ساتھ وابستہ سمجھتے ہیں اور ان سے جو حکمت بھرا کلام صادر ہوتا ہے وہ حدیث نبوی کا ہی فیضان ہے چنانچہ ابو عثمان الحیری کا قول ہے:

"من امر السنة على نفسه قولا وفعلا نطق بالحكمة وامر الهوى على نفسه نطق بالبدعة قال تعالیٰ وان تطيعوه تهتدوا"[8]

"جس نے اپنے قول و فعل پر سنت کو حاکم بنایا ہے اس نے حکمت کے ساتھ نطق کیا اور جس نے خواہش کو حاکم بنایا اس نے بدعت کے ساتھ نطق کیا۔"

---

7 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، 242/8.

8 الذہبی، سیر اعلام النبلاء، 43/14-44.

عظیم صوفی و محدث محمد بن فضل الفراوی نے اپنے تلمیذ عبد الرزاق بن ابی نصر کو اپنے وصال سے قبل ایسی وصیت فرمائی جس سے ان کے ہاں حدیث کے ساتھ محبت اور خاص ذوق کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ذہبی لکھتے ہیں۔

"محمد بن الفضل بن احمد الفراوي اوصى تلميذه عبد الرزاق بن ابي نصر الطبسي الذي قرء عليه صحيح مسلم سبع عشرة نوبة بقوله اوصيك ان تحضر غسلي وان تصلي علي في الدار وان تدخل لسانك في فإنك قرئت بها كثيرا حديث رسول الله ﷺ[9]

"محمد بن فضل احمد فراوی نے اپنے تلمیذ عبد الرزاق بن ابی النصر طبسی کو وصیت کی جنھوں نے ان پر سترہ بار صحیح مسلم کی قرأت کی کہ وہ ان کے غسل کے وقت حاضر ہوں اور گھر میں مجھ پر نماز جنازہ پڑھنا اور اپنی زبان میرے منہ میں داخل کرنا کیونکہ تو نے اس کے ساتھ بکثرت رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی قراءت کی ہے۔"

بعض صوفیائے کرام کا قلیل الروایۃ ہونا بھی حدیث کی اہمیت اور اس فن میں نہایت احتیاط کی بنا پر ہے جیسا کہ حضرت فضیل بن عیاض کے حوالہ سے ذہبی نے لکھا ہے۔

"وكان يقول لمن يطلب منه الحديث لو أنك طلبت مني الدنانير كان أيسر علي من ان تطلب مني الحديث"[10]

"جو شخص حضرت فضیل سے حدیث طلب کرتا، تو آپ اس سے فرماتے اگر تو مجھ سے دینار طلب کرتا تو میرے لیے تیرے طلبِ حدیث کے مطالبہ کو پورا کرنے کی نسبت آسان ہوتا"

حدیث کی اہمیت کے تقاضوں میں سے حدیث پر عمل کرنا بھی اہم ترین تقاضا ہے، صوفیائے کرام میں عمل بالحدیث کے سلسلہ میں جو محنتِ شاقہ پائی جاتی ہے اسے صوفیاء کا طرہ امتیاز کہا جائے تو بے جانہ ہو گا جیسا کہ ابن جریر نے عظیم صوفی ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن حبیب السلمی کا قول نقل کیا ہے فرماتے ہیں:

"حدثنا الذين كانوا يقرؤوننا انهم كانوا يستقرؤون من النبي ﷺ فكانوا إذا تعلموا عشر آيات لم يخلفوها حتى يعلموا بما فيها من العمل فتعلمنا القرآن والعمل جميعا"[11]

"جو لوگ ہمیں پڑھاتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے قرات سیکھتے، جب بھی دس آیات سیکھ لیتے تو آگے بڑھنے سے پہلے ان پر عمل کرتے، پس ہم نے قرآن اور عمل بالقرآن

---

9 الزہبی، سیر اعلام النبلاء، 218/19.

10 الزہبی، سیر اعلام النبلاء، 428/8.

11 ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، جامع البیان عن تاویل آی القران (قاھرۃ: دار السلام، 2008)، 80/1.

دونوں سیکھے"

محدثین صوفیائے کرام

اگرچہ تصوف اور تعلم و تعلیم لازم وملزوم ہے جیسا کہ علامہ علی العدوی شرح زرقانی کے حاشیہ میں امام مالک کا قول نقل کرتے ہیں:

"من تفقه و لم يتصوف فقد تفسق ومن تصوف و لم يتفقه فقد تزندق ومن جمع بينهما فقد تحقق"[12]

"جس نے فقاہتِ دینیہ حاصل کی اور تصوف نہ سیکھا وہ فسق میں مبتلا ہوا اور جس نے فقہ کے بغیر تصوف سیکھا وہ زندیق ہو گیا اور جس نے ان دونوں کو جمع کیا اس نے حق کو پالیا۔"

لیکن کچھ حضرات حدیث اور تصوف ہر دو میادین میں یدِ طولی رکھتے ہیں اور ائمہ اسماالرجال نے ان کے ذکر میں محدث اور صوفی دونوں حیثیات کو ملحوظ خاطر رکھا ہے، چند امثلہ یہاں ذکر کی جاتی ہیں۔

ا۔ابن الاعرابی احمد بن محمد بن زیاد

ان کے متعلق علامہ ذہبی نے لکھا ہے۔

" ابن الأعرابي الإمام الحافظ الزاهد شيخ الحرم أبو سعيد أحمد بن محمد بن زياد بن بشر بن درهم البصري الصوفي صاحب التصانيف: سمع الحسن بن محمد الزعفراني ومحمد بن عبد الملك الدقيقي وعبد الله بن أيوب المخرمي وسعدان بن نصر ومحمد بن عبيد الله بن المنادي وأبا داود السجستاني وخلقًا كثيرًا عمل لهم معجمًا، روى عنه ابن المقرئ وابن منده وأحمد بن محمد بن مفرج القرطبي وعبد الله بن يوسف الأصبهاني وعبد الله بن محمد بن القطان الدمشقي وأبو الحسين بن جميع وأبو الفتح محمد بن إبراهيم الطرسوسي وعبد الوهاب بن منير المصري وعبد الرحمن بن عمر بن النحاس وصدقة بن الدلم الدمشقي وخلائق، وكان ثقة ثبتًا عارفًا عابدًا ربانيًّا كبير القدر بعيد الصيت.

قال السلمي: سمعت محمد بن الحسن الخشاب سمعت ابن الأعرابي يقول: المعرفة كلها الاعتراف بالجهل، والتصوف كله ترك الفضول، والزهد كله أخذ ما لا بد منه، والمعاملة كلها استعمال الأولى فالأولى، والرضا كله ترك الاعتراض، والعافية كلها سقوط التكلف بلا تكلف. ومن تصانيفه كتاب طبقات النساك. وكان قد صحب

---

12 مصطفی بوزغیبة، الارشاد والمنة بعناية الصوفية بعلم الحديث والسنة (الرباط: دار ابی رقراق للطباعة والنشر، 2012)، 42.

الجنيد وأبا أحمد القلانسي وصنف تاريخًا للبصرة كبيراً"[13]

مذکورہ عبارت میں ابن الاعرابی کا جلیل القدر ائمہ حدیث سے حدیث کو اخذ کرنا اور جید محدثین کا آپ سے علمِ حدیث لینا ذکر کیا گیا ہے یہ آپ کی محدثانہ شان ہے اور پھر تصوف میں ان کا رتبہ یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی اور حضرت ابوالقاسم جیسے جلیل القدر صوفیاء کی صحبت انہیں حاصل تھی اسی طرح ان کے اقوال جو نہایت باریکی اور حکمت پر مشتمل ہیں اور صوفیانہ کلام کی طرز پر ہیں وہ بھی ان کے ترجمہ میں لکھے گئے ہیں۔

2۔ابو محمد عطیہ بن سعید اندلسی

کے متعلق حافظ ذہبی رقمطراز ہیں:

"عطية بن سعيد الحافظ شيخ الإسلام أبو محمد الأندلسي المغربي القفصي الصوفي: قال أبو عمرو الداني: أخذ القراءات عن جماعة، وعرض بالأندلس على أبي الحسن علي بن محمد بن بشر وبمصر على عبد الله بن الحسين -يعني السامري- ودخل الشام والعراق وخراسان وكتب الحديث الكثير وكان ثقة كتب معنا بمكة عن أحمد بن فراس. وقال الخطيب: قدم بغداد وحدث عن زاهر السرخسي وعلي بن الحسين الأذني حدثني عنه أبو الفضل بن المهدي وقال: كان زاهدا لا يضع جنبه إنما ينام محتبيا، قال الحميدي: أقام بنيسابور مدة وكان صوفيا على قدم التوكل والإيثار عاد إليه أصحاب السلمي"[14]

مذکورہ عبارت میں شیخ کے کثیر الحدیث اور ثقہ ہونے کے ذکر کے ساتھ ساتھ ان کے زاہد اور صوفی ہونے کا بھی ذکر ہے اور زہد و تقوی میں نہایت مشقت سے کام لینا مذکور ہے۔

3۔ابوعبدالرحمن محمد بن حسین بن محمد سلمی

ان کے حوالہ سے ذہبی لکھتے ہیں:

"أبو عبد الرحمن السلمي الحافظ العالم الزاهد شيخ المشايخ محمد بن الحسين بن محمد بن موسى النيسابوري الصوفي الأزدي الأب السلمي الأم نسب إلى جده القدوة أبي عمرو إسماعيل بن نجيد ابن محدث نيسابور أحمد بن يوسف السلمي: سمع أبا العباس الأصم وأحمد بن محمد بن عبدوس ومحمد بن المؤمل الماسرجسي ومحمد بن أحمد بن سعيد الرازي صاحب ابن وارة والحافظ أبا علي النيسابوري وخلقا كثيرا وكتب العالي والنازل وصنف وجمع وسارت بتصانيفه الركبان؛ حمل عنه القشيري والبيهقي وأبو

13 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 48/3.

14 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 193/3.

صالح المؤذن ومحمد بن يحيى المزكي وأبو عبد الله الثقفي وعلي بن أحمد بن الأخرم المؤذن ومحمد بن إسماعيل التفليسي، ، قال الخطيب: محله كبير وكان مع ذلك صاحب حديث مجودا جمع شيوخا وتراجم وأبوابا وعمل دويرة للصوفية وصنف للصوفية سننا وتفسيرا وتاريخا''[15]

ابو عبدالرحمن محمد بن حسین بن محمد سلمی معروف صوفی ہیں اگرچہ ان کے متعلق اصحابِ جرح وتعدیل نے ایسے اقوال بھی ذکر کیے ہیں جو انہیں ضعف کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن یہ حقیقتِ مسلمہ ہے کہ آپ نے کثیر محدثین سے حدیث کا اکتساب کیا اور خلق کثیر کو ابلاغ بھی فرمایا ذہبی نے آپ کے لیے عالم زاہد اور شیخ المشائخ جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو آپ کے علم حدیث اور علم تصوف میں تبحر پر دلالت کرتے ہیں۔

4۔ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی صوفی

ان کے متعلق ذہبی کی عبارت ملاحظہ ہو۔

'' أبو نعيم الحافظ الكبير محدث العصر أحمد بن عبد الله بن أحمد بن إسحاق بن موسى بن مهران المهراني الأصبهاني الصوفي الأحول"[16]

ذہبی نے ان کا نام ونسب یوں ذکر کیا ہے۔

ابو نعیم حافظ، کبیر، محدث العصر احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران مہرانی اصبہانی صوفی احول آپ کے علمی مقام کو ذہبی نے ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے

"ورحلت الحفاظ إلى بابه لعلمه وحفظه وعلو أسانيده"[17]

(حفاظ آپ کے علم، حفظ اور آپ کی اسانید کے علو کی وجہ سے آپ کی جانب دور دراز سے سفر کرتے)

ذہبی آپ کے تبحر علمی کو دیگر ائمہ کے اقوال کی روشنی میں ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"قال الخطيب: لم أر أحدا أطلق عليه اسم الحافظ غير أبي نعيم وأبي حازم العبدوي. - - - قال أحمد بن محمد بن مردويه: كان أبو نعيم في وقته مرحولا إليه، لم يكن في أفق من الآفاق أحد أحفظ منه ولا أسند منه، كان حفاظ الدنيا قد اجتمعوا عنده- - - وقال حمزة بن العباس العلوي: كان أصحاب الحديث يقولون: بقي الحافظ أبو نعيم أربع

15 الزہبی،تذکرۃ الحفاظ،3/166.

16 الزہبی،تذکرۃ الحفاظ،3/195.

17 الزہبی،3/195.

عشرة سنة بلا نظير لا يوجد شرقا ولا غربا أعلى إسنادا منه ولا أحفظ منه"[18]

"خطیب نے کہاہے: کہ میں نے ابو نعیم اور ابو حازم عبدوی کے سوا کسی ایسی شخصیت کو نہیں دیکھا جس پر حافظ کا اطلاق کیا جائے اور احمد بن محمد بن مردویہ نے کہاہے ابو نعیم اپنے زمانہ میں مرجع خلائق تھے اور پوری دنیا میں ان سے حفظ اور سند میں کسی کو فوقیت نہ تھی ساری دنیا کے حفاظ ان کے ہاں حاضر ہوتے۔ حمزہ بن عباس علوی نے کہاہے کہ محدثین کا قول ہے حافظ ابو نعیم 14 سال تک بے مثل بن کر دنیا میں رہے، شرق و غرب میں ان سے زیادہ کسی کی سند عالی نہ تھی اور ان سے بڑا کوئی حافظ نہ تھا۔"

جہاں آپ کا صوفی ہونا مشہور اور معروف ہے وہاں آپ مذکورہ عبارات کی روشنی میں بے مثل و مثال محدث بھی ہیں۔

5۔ابو صالح احمد بن عبد الملک بن علی صوفی

شیخ ابو صالح کی بابت ذہبی لکھتے ہیں:

"المؤذن أبو صالح أحمد بن عبد الملك بن علي بن أحمد النيسابوري الحافظ محدث وقته بخراسان: سمع أبا نعيم عبد الملك بن الحسن الإسفراييني وأبا الحسن العلوي وأبا يعلى المهلبي وأبا طاهر بن محمش والحاكم أبا عبد الله وعبد الله بن يوسف الأصبهاني، قال عبد الغافر بن إسماعيل في تاريخه: أبو صالح المؤذن الأمين المتقن المحدث الصوفي نسيج وحده في طريقته وجمعه وإفادته، ما رأينا مثله في حفظ القرآن وجمع الأحاديث، سمع الكثير"[19]

اس عبارت میں شیخ ابو صالح کی محدثانہ اور صوفیانہ دونوں حیثیات کو بیان کیا گیا ہے اس کے بعد فنِ حدیث میں آپ کے تفوق کو بیان کرتے ہوئے ذہبی نے عبد الغافر بن اسماعیل کا قول نقل کیا ہے کہ ابو صالح موذن، امین، حدیث میں درجہ اتقان پر فائز اور ایسے صوفی تھے جو اپنے طریقہ جمع اور افادہ میں یگانہ تھے، میں نے حفظِ قرآن اور احادیث کو جمع کرنے میں ان کی مثل نہیں تھا، کثیر محدثین سے سماع کیا۔

6:ابو محمد عبد العزیز بن احمد کتانی، صوفی

آپ کے متعلق ذہبی کی عبارت ملاحظہ ہو

"الكتاني الإمام المحدث المتقن مفيد دمشق ومحدثها أبو محمد عبد العزيز بن أحمد بن محمد بن علي التميمي الدمشقي الصوفي، ، سمع صدقة بن الدلم صاحب أبي سعيد بن

18 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/195-196.

19 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 3/236.

الأعرابي وتمام بن محمد الرازي، وأبا نصر بن هارون وعبد الرحمن بن أبي نصر وطبقتهم ببلده، وسمع من أبي الحسن بن الحمامي ومحمد بن الروزبهان وعلي بن أحمد بن داود الرزاز وطبقتهم ببغداد، وأحمد بن الصباح وأخيه محمد ببلده، ، حدث عنه أبو بكر الخطيب والحميدي وعمر الرواسي وأبو القاسم النسيب وهبة الله بن الأكفاني وعبد الكريم بن حمزة وأبو القاسم بن السمرقندي وأحمد بن عقيل الفارسي ويحيى بن علي القرشي القاضي وآخرون"[20]

ذہبی نے آپ کے صوفی ہونے کی صراحت کرنے کے بعد آپ کے کثیر محدثین سے سماع اور آپ سے کثیر محدثین کے سماع کو بیان کیا ہے، جس سے آپ کا بطور صوفی اور بطور محدث مقام و مرتبہ واضح ہوتا ہے

7: ابو علی حسن بن محمد بکری، صوفی

ذہبی نے آپ کا تعارف یوں کروایا ہے۔

"البكري المحدث العالم المفيد الرحال المصنف صدر الدين أبو علي الحسن بن محمد بن محمد بن محمد بن عمروك القرشي التيمي البكري النيسابوري ثم الدمشقي المحتسب الصوفي سفير الدولة ابن أبي عبد الله ابن شيخ الشيوخ أبي الفتوح" [21]

آپ کے حوالہ سے ضعف اور دیگر کلماتِ جرح ذکر کیے گئے ہیں لیکن ذہبی نے آپ کو محدث، عالم کے الفاظ سے ذکر کیا ہے۔

8: ابوالفتح زین الدین محمد بن احمد صوفی

ذہبی نے آپ کے حوالے سے لکھا ہے

"الأبيوردي الإمام المحدث الحافظ المفيد زين الدين أبو الفتح محمد بن أحمد بن أبي بكر الأبيوردي الصوفي الشافعي نزيل القاهرة: - - - وطلب الحديث في كهولته فسمع من كريمة الزبيرية والسخاوي والضياء الحافظ وطبقتهم وأصحاب السلفي وابن عساكر، قال الشريف في الوفيات: كان حريصا على التحصيل صابرا على كلف الاستفادة سمعت منه وكان من أهل الدين والصلاح والعفاف وله فهم وفيه تيقظ"[22]

(امام، محدث، حافظ، مفید زین الدین ابوالفتح محمد بن احمد بن ابو بکر ابیوردی، صوفی شافعی انہوں نے

---

20 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 241/3.

21 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 158/4.

22 الزہبی، تذکرۃ الحفاظ، 178/4-177.

بڑھاپے میں علم حدیث سیکھا۔ شریف نے کہا ہے کہ یہ تحصیل علم پر صبر کرنے والے استفادہ کے لئے تکلیف اٹھانے والے تھے میں نے ان سے سماع کیا ہے دین دار، نیکوکار، پرہیزگار اور بیدار مغز شخصیت تھے)

کتب احادیث کی اسانید اور متصوفین

فن حدیث کے امتیازات میں سے ایک اہم امتیاز احادیث کے متن کے ساتھ ساتھ اسناد کا محفوظ ہونا بھی ہے۔ آئمہ فن نے احادیث روایت کرنے والے رواۃ کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ اور فن اسماء الرجال اور فن جرح وتعدیل کے ماہرین نے ان راویوں کو جانچ پرکھ کر روایات پر حکم لگایا ہے۔ اسلامی علوم کی ابتداء میں علوم وفنون ایک دوسرے کے ساتھ ملکر موجود و محفوظ تھے بعد میں انکی الگ الگ تقسیم اور درجہ بندی کی گئی۔ مفسرین نے حدیث کے میدان میں بھی خدمات سرانجام دیں اسی طرح محدثین نے تفسیری میدان میں حصہ ڈالا۔ فقہاء نے تفسیر وحدیث میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح زہد واحسان کے میدان میں شہرت کے حامل صوفیاء نے بھی اسلامی علوم کے مختلف میادین میں خدمات سرانجام دیں۔ آیات واحادیث کی علمی وفکری تفسیرات کے ساتھ ساتھ روحانی تعبیرات اور علمی لطائف کا استنباط صوفی اہل علم کا خاص میدان ہے۔ صوفیاء نے جہاں احادیث کے اخلاقی اور روحانی پہلو پر خصوصی توجہ دی ہے وہیں انہوں نے حدیث کی فنی اعتبار سے بھی خدمت کی ہے۔ کتب حدیث کی تمام انواع جیسا کہ صحاح، سنن اور معاجم وغیرہ کی اسانید صوفیاء کے ذکر سے خالی نہیں ہیں اور صوفیاء کا اسانید میں وجود اس امر کی دلیل ہے کہ محدثین کے ہاں متصوفین کی عدالت اور ان کا کثیر الروایہ ہونا ایک مسلمہ حقیقت ہے ذیل میں کتب حدیث کے کچھ صوفی رواۃ کا ذکر کیا جاتا ہے جو محدثین مصنفین کے شیوخ سے ہیں۔

1۔احمد بن الحسن بن عبد الجبار الصوفی الکبیر

2۔احمد بن الحسین اسحاق الصوفی الصغیر

3۔احمد بن عبد الملک بن علی بن احمد النیسابوری المؤذن ابو صالح

4۔احمد بن محمد المالینی ابو سعد

5۔احمد بن یحیی بن زکریا الاودی ابو جعفر الکوفی

6۔حاتم الاصم

7۔الحسن بن محمد القرشی التیمی البکری

8۔الحسن بن منصور ابو علویۃ

9۔الحسن بن منصور بن ابراہیم البغدادی الشطوی ابو علی

10۔رباح بن عمرو القیسی ابو المھاصر

11۔سعید بن ابی سعید العیار

12۔سعید بن العباس ابو عثمان

13۔عبد الرحمان بن ثابت بن ثوبان

14۔عبد العزیز بن احمد بن محمد بن علی التمیمی الکسنانی

15۔عبد اللہ بن المبارک

16۔محمد بن احمد بن ابی بکر الابیوردی ابو الفتح

17۔محمد بن الحسین شیخ الصوفیۃ

18۔محمد بن صالح بن عبد الرحمان البغدادی ابو بکر النماطی

19۔محمد بن عبد الرحمان بن محمد المسعودی الخراسانی

20۔موسی ابو عمران الصوفی

21۔یحیی بن ایوب الزاھد

22۔یحیی بن معاذ الرازی

یہ تمام رواۃ متصوفین میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی روایات بکثرت کتب حدیث میں موجود ہیں یعنی یہ حضرات محدثین سے روایات کا سماع بھی کرتے ہیں اور پھر انہیں روایت بھی کرتے ہیں۔

علم المصطلح اور متصوفین

علم المصطلح میں صوفیائے کرام میں سے جن حضرات نے باقاعدہ تصنیف کی ہے ان کے اسماء اور تصانیف میں سے بعض کو ذکر کیا جاتا ہے۔ المقدمۃ فی علوم الحدیث یہ حافظ ابو عمرو عثمان ابن الصلاح کی تالیف ہے جو صاحب خرقہ صوفی تھے اسی طرح امام نووی جو علماء میں زاہد ہیں انہوں نے اس فن میں التقریب تصنیف کی. شیخ الاسلام علامہ زکریا انصاری نے فن اصول حدیث میں فتح الباقی شرح الفیۃ العراقی تصنیف کی ہے جہاں تک علم جرح و تعدیل کا تعلق ہے تو اس باب میں رواۃ کے حوالہ سے سوء ظن سے اجتناب کی غرض سے صوفیاء کرام نے زیادہ توجہ نہیں دی۔

درایت حدیث اور متصوفین:

علم حدیث کی تقسیم کے مطابق یہ علم، علم روایت اور علم درایت پر مشتمل ہے۔ علم درایت کے ذریعے روایت کی حقیقت، اس کی شرائط، قسموں، احکامات، راوۃ کے احوال، ان کی شرائط، اور روایات کی قسمیں اور اس کے متعلقات کو جاننا جاتا ہے۔ صوفیاء کرام نے جس طرح علم روایت حدیث کی خدمت سرانجام میں اہم کردار ادا کیا ہے اسی طرح انہوں نے علم درایت حدیث کی بھی خدمت سرانجام دی ہے۔ انہوں نے احادیث سے مسائل کے استنباط، استخراج اور اس پر عقلی و نقلی

توجیہات کو توجہ کا مرکز بنایا ہے صوفیاء کرام کی لکھی گئی شروح حدیث میں اس باریک بینی کے شواہد بکثرت موجود ہیں۔ جیسا کہ امام صوفی ابن ابی جمرہ کی شرح مختصر البخاری، قاضی عیاض مالکی کی اکمال المعلم اور مکمل اکمال الاکمال، ابو عباس قرطبیؒ کی لکھی ہوئی صحیح مسلم کی شرح ہے اور القواعد فی التصوف کے مصنف شیخ احمد زروق نے بخاری پر التعلیق والتنقیح علی الجامع الصحیح تصنیف کی یہ تمام کتب صوفیاء کرام کی درایت حدیث میں وسعت نظری پر دلالت کرتی ہیں۔

صوفیا کرام کی مؤلفات حدیث

فن حدیث میں صوفیا کرام نے جہاں تدریسی خدمات سر انجام دی ہیں وہاں تصنیف و تالیف کا بڑا حصہ کلی طور پر یا جزوی طور پر صوفیا کی مرہون منت ہے۔ ذیل میں چند صوفی محدثین کے اسماء اور ان کی معتبر تالیفات کو ذکر کیا جاتا ہے۔

1. **الصحیح علی شرط مسلم**

یہ ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی بن سنان کی تصنیف ہے۔

2. **معرفۃ الصحابۃ**

یہ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد کی تصنیف ہے

3. **مستدرک لطیف علی الصحیحین**

یہ عبد اللہ انصاری الھروی کی تصنیف ہے

4. **کتاب جمع فیہ اطراف الصحیحین، وابی داؤد، وابی عیسی، والنسائی، وابن ماجہ**

یہ تصنیف ابو الفضل محمد بن طاہر بن ابی الحسین القیسرانی کی ہے

5. **شرح النووی لصحیح البخاری**

یہ تصنیف ابو زکریا محی الدین یحیٰ بن شرف نووی کی ہے

6. **بھجۃ النفوس و تحلیھا بمعترفۃ مالھا وما علیھا**

یہ تصنیف ابو محمد عبد اللہ بن سعد بن ابو جمرہ کی ہے

7. **کتاب جمع فیہ عدۃ اربعینیات فی معارف مختلفۃ**

یہ تصنیف محدث حافظ محمود بن علی بن محمود بن مقبل الدقوقی کی ہے

8. **الناسخ والمنسوخ**

یہ تصنیف امام حافظ ابو بکر محمد بن موسی الحازمی کی ہے

9. **حاشیہ علی صحیح البخاری**

یہ تصنیف زروق المقلب کی ہے

10. الفیۃ السیوطی فی مصطلح الحدیث، جمع الجوامع المعروف بالجامع الکبیر، الجامع الصغیر، الدرر المنتثرہ فی احادیث المشتہرہ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی

یہ تصانیف الحافظ ابوالفضل عبدالرحمٰن بن ابو بکر السیوطی کی ہیں اور ان علاوہ بھی فن حدیث میں ان کی تصانیف بکثرت موجود ہیں۔

خلاصہ تحقیق

اس مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ صوفیاء کا علم، عمل، حال اور ذوق کے اعتبار سے حدیث رسول کیساتھ گہرا تعلق ہے۔ تصوف کا مصدر اصلین کریمین یعنی قران و سنت ہیں صوفیاء اور محدثین کے درمیان محبت، تعظیم اور تعاون پر مبنی تعلقات ہیں۔ حدیث کے علم اور حدیث پر عمل کے باب میں صوفیاء کرام کی مشقتیں قابل ستائش ہیں۔ بلکہ میدان عمل جس میں تکلف زیادہ ہے صوفیاء کا پسندیدہ میدان ہے خدمت حدیث کا داعیہ صاحب حدیث ﷺ سے محبت ہے۔ اور صوفیا محبت رسول کی کیفیات اور لذات میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ محدثین کرام نے بکثرت صوفیاء کرام سے احادیث لی ہیں اور انہیں اپنی کتب میں درج کیا ہے فن حدیث میں صوفیا کرام کی مستقل تالیفات موجود ہیں جو حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ صوفیا کرام کے حلقہ جات، خانقاہیں اور روحانی مجالس حدیث کی نشر واشاعت اور حدیث پر عمل کی عملی مشق کے مراکز ہیں صوفیا کرام کی صف میں نہ صرف رجال بلکہ نساء کا بھی خدمت حدیث میں بڑا واضح کردار ہے کئی حضرات صوفیاء کرام کی شہرت بطور محدث ہے لیکن وہ باب تصوف میں صاحب تصنیف بھی ہیں اور متصوفین کے فیوض سے اکتساب کرنے والے بھی ہیں۔

مصادر و مراجع

الزہبی، شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان. تذکرۃ الحفاظ. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2007.

. ———— سیر اعلام النبلاء. مؤسسۃ الرسالۃ، 2001.

الطبری، ابو جعفر محمد بن جریر. جامع البیان عن تاویل آی القران. قاھرۃ: دار السلام، 2008.

القشیری، ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن. الرسالۃ القشیریہ فی علم التصوف. بیروت: المکتبۃ العصریہ، 2005.

المناوی، محمد عبدالرؤوف بن تاج العارفین. الکواکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 2008.

مصطفی بوزغیبۃ. الارشاد والمنۃ بعنایۃ الصوفیۃ بعلم الحدیث والسنۃ. الرباط: دار ابی رقراق للطباعۃ والنشر، 2012.